Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۷ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۱۱ ہجرت ۱۳۵۲ ہش ۱۱ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۰۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت گذشتہ رات سے سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ہمارے محلہ کے صدر محترم کیپٹن احمد دین صاحب کا لاہور میں پتے کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(ابو العطاء جالندھری دارالرحمت وسطی ربوہ)

خاکسار کی والدہ محترمہ گھٹنے میں شدید درد کی وجہ سے قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ نیز نانا جان بھی دیر سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہر دو کو جلد کامل و عاجل صحت عطا فرمادے (آمین)

(خاکسار منیر الدین شمس (مربی سلسلہ) ابن حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ حال بڈوملہی۔ ضلع سیالکوٹ)

مربیان اصلاح و ارشاد متوجہ ہوں!

جملہ مربیان نظارت اصلاح و ارشاد فوری طور پر سالانہ رپورٹیں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

بیرونی ممالک کے ڈاکٹروں سے درخواست

حکومت پاکستان کی موجودہ پالیسی کے پیش نظر ہمیں بیرون پاکستان کام کرنے والے احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے جو مغربی افریقہ میں احمدیہ ہسپتالوں میں کام کر سکیں۔ لہٰذا

۱۔ ڈاکٹر صاحبان خود بھی اپنے کوائف سے ہمیں مطلع کریں۔

۲۔ ایسے ڈاکٹروں کے رشتہ دار اور دوست ان کے ایڈریس سے ہمیں فوراً اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی چند بشارتیں

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے چند الہامات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ نداء ہے کہ

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔[1]

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخکنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے۔

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْكَ الدَّوَائِرَ عَلَیْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ۔[2]

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں۔ اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ اَللّٰهُ اَجْرُكَ اَللّٰهُ یُعْطِیْكَ جَلَالَكَ۔[3]

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔[4]

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشان آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹۔ بحوالہ "تذکرہ" طبع دوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

---

[1] ترجمہ:- کہہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

[2] ترجمہ:- وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں۔ بُری گردش انہی پر پڑے گی۔

[3] ترجمہ:- جو تیری ذلت چاہے میں اُسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا جلال عطاء کرے گا۔

[4] ترجمہ:- کہہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اس طرح وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

پبلشر:- مسعود احمد، پرنٹر:- سید عبد الحی، مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۱ ہجرت ۱۳۵۲ھ ش

سچے سلسلہ کی سچّائی کا ایک بڑا نشان

اللہ تعالیٰ نے اپنے مبعوث کردہ مامور اور از خود ماموریت کا دعویٰ کرنے والے کے درمیان کئی واضح اور نمایاں امتیازات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک امتیاز جس کا خدا تعالیٰ نے بڑی شد و مد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور جس کی متعدد مثالیں بھی بیان فرمائی ہیں یہ ہے کہ مامور من اللہ اور اس کی جماعت کی نہ صرف یہ کہ مخالفت کی جاتی ہے بلکہ اوائل میں ہی انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ برخلاف اس کے جھوٹے مدعیٔ ماموریت کی اوّل تو مخالفت کی ہی نہیں جاتی اور اگر مخالفت کی بھی جائے تو وہ معمولی نوعیت کی ہوتی ہے۔ مامور من اللہ انتہائی شدید مخالفت کے باوجود اپنے مشن میں کامیاب ہو کر رہتا ہے جبکہ جھوٹے مدعیٔ ماموریت کو عدم مخالفت کے باوصف سرے سے کامیابی نصیب ہی نہیں ہوتی۔ انتہائی شدید مخالفت کے ہوتے ہوئے مامور من اللہ کا رفتہ رفتہ کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جانا اس کے من جانب اللہ ہونے کی ایک بیّن دلیل اور واضح علامت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے اور جھوٹے میں اس بیّن امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عادت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جس سلسلہ کو خدا تعالیٰ خود قائم کرتا ہے اس کی سب سے زیادہ مخالفت ہوتی ہے۔ جس سلسلہ کی مخالفت نہ ہو یا اگر ہو بھی تو بہت کم ہو وہ سلسلہ سچا نہیں ہوتا۔ سچے سلسلہ کی سچّائی کا ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ اسکی بہت مخالفت ہو۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوئ نبوت کیا تو کمبخت مخالفوں نے بہت شور مچایا اور بڑی مخالفت کی۔ مگر جب مسیلمہ کذّاب نے دعویٰ کیا تو سب آپس میں رل مل گئے کسی نے مخالفت نہ کی۔ وجہ یہ ہے کہ شیطان جھوٹے کا دشمن نہیں ہوتا سچے کی مخالفت میں وہ اپنا پورا زور لگاتا ہے۔ دیکھو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیگانے سب دشمن ہو گئے، کیا عالم اور کیا جاہل سب کے سب مخالفت پر کمربستہ ہو گئے یہاں تک کہ (وہ لوگ بھی) جنکو دین سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا وہ بھی دشمن ہو گئے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۳۴)

اللہ تعالیٰ کے مامور اس مخالفت کا حتی المقدور مقابلہ تو کرتے ہیں لیکن ان کا زیادہ زور دعاؤں پر ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی لڑائی ہم سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے ہے اس لئے وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں کہ وہ اپنے دشمنوں سے آپ نپٹے۔ وہ اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے درخشندہ نشان ظاہر کرے گا اور اس مخالفت کو ہی ترقی کا ذریعہ ثابت کر دکھائے گا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تو آپ نے اس مخالفت کو اپنی صداقت کی ایک دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آجکل بھی یہی حال ہے۔ ہر ایک نے مخالفت پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ (حتی کہ) بڑے بڑے جرائم پیشہ اور بدکار لوگ بھی ہماری مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ بہت لوگ ہیں جو دنیا طلبی کی ہی فکر میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اور بھولے سے بھی کبھی دین کا نام نہیں لیتے، ہر وقت زمینداری اور ملازمت میں ہی مست رہتے ہیں اور دین کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے اور مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے وہ بھی ہماری مخالفت کرتے اور ہمارا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتے ہیں، ان کے نزدیک اگر تمام دنیا سے بدتر ہوں تو ہم ہی ہوں۔ ایسے لوگوں کا فیصلہ خدا خود کرے گا۔ ایسوں کو کیا جواب دیا جاوے۔ ان کا فیصلہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے...... آخرکار کام تو وہی ہو کر رہے گا جو ارادہ الٰہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ جہاں ہماری مخالفت میں زیادہ زور اٹھا ہے وہاں ہی زیادہ جماعت تیار ہوتی ہے، جہاں مخالفت کم ہے وہاں ہماری جماعت بھی کم ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۳۴، ۳۳۵)

نیز اسی ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:۔

"مخالفوں کا انکار ہمارے واسطے بہتر ہے کیونکہ جتنی گرمی زور سے پڑتی ہے اتنی ہی بارش زور سے ہوتی ہے۔ جس قدر مخالفوں میں تیزی بڑھتی جائے گی اتنے ہی نشانات بارش کی طرح برستے جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۳۴)

جماعت احمدیہ کی ۸۰ سالہ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی اس جماعت کو مخالفت کے طوفانوں میں ہی ترقی پر ترقی دیتا چلا آ رہا ہے حتی کہ اس جماعت کی شاخیں ساری دنیا میں قائم ہو چکی ہیں اور صرف اور صرف یہی ایک جماعت ہے جس کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں اسلام چہار دانگ عالم میں پھیل رہا ہے۔ جتنا زیادہ مخالف شور مچاتے اور زور دکھاتے ہیں اتنے ہی زور شور سے نشانات بارش کی طرح برستے جاتے ہیں اور بحمد اللہ تعالیٰ جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اب خدا تعالیٰ کا ارادہ پھر نشان دکھانے اور جماعت کو غیر معمولی ترقیات عطا کرنے کا معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی کے ایک طبقہ کی طرف سے سفارش کے رنگ میں یہ مخالفانہ آواز اٹھی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کیا اس لئے کہ جماعت احمدیہ اور اس کے ایثار پیشہ افراد نے مصیبت کے وقت میں سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ خدمت اس خطہ کے مسلمانوں کی کی ہے؟ جماعت احمدیہ تو آئندہ بھی خدمات بجالاتی رہے گی کیونکہ اس کے وجود کی علّت غائی ہی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ہے لیکن جن عاقبت نااندیشوں نے یہ آواز اٹھائی ہے ہم حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے الفاظ میں ان سے یہ عرض کرتے ہیں:۔

"ہمارے مخالف جو ہمارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں دراصل ہمارے ساتھ لڑائی نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی میں کامیاب ہو۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸۰)

"دانشورانِ" آزاد کشمیر سے

بتاؤ تم مجھے کافر قرار دو گے اگر
تو چھین لو گے مرے دل سے آرزوئے رسولؐ

نسیم وادیٔ بطحا کے نرم جھونکوں سے
کہو گے بن کے نہ آئیں وہ مشکبوئے رسولؐ

تمہیں خبر ہے کہ میری رگوں میں گردش سے
عزیز تر ہے مرے خوں کو آبروئے رسولؐ

یہ جسم و رُوح کا پیوند گو رہے نہ رہے
رہے گی رُوح میں میری یہ جستجوئے رسولؐ

شکوہ و شوکت و شاہی نہیں مزاج مرا
مرے جنوں کو میسر ہو گردِ کوئے رسولؐ

جو لے کے ہاتھ میں قرآں جہاں میں پھیل گئے
انہی کو آپ نے فرما دیا عدوئے رسولؐ

حصارِ وحدتِ ملّت کو توڑنے والو!
چلو گے حشر میں کس منہ سے روبروئے رسولؐ

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ

(جنہوں نے اپنا عہدِ وفا پورا کر دیا)

محترم لیفٹننٹ کرنل سردار محمد حیات خاں صاحب قیصرانی

حرف اوّل

۲۵ر اپریل کا دن کس قدر کربناک تھا۔ ہمیں محترم سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ کے کمرہ میں داخل ہوا۔ کمرہ خنک خنک خوشبو میں بسا ہوا تھا اور محترم سید داؤد احمد صاحب ابدی نیند سو چکے تھے میں نے ان کے ماتھے کو الوداعی بوسہ دیا۔ میرا افسردہ مغموم ذہن ماضی کی چند عطر بیز یادوں میں کھو گیا۔ ۱۹۴۸ء کی ایک صبح اپنی تابانی کے ساتھ طلوع ہوئی اور والنٹیرز کا ایک گروہ "فرقان فورس" میں شمولیت کے لئے وارد ہوا۔ اس گروہ میں زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کے خاندان کے نوجوان بچے تھے انہیں میں ایک نوجوان محترم سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ بھی تھے۔

پس منظر

"فرقان فورس" کشمیر کی جنگ آزادی میں مسلسل شریک کار رہی۔ یہ فورس تمام تر احمدی نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ اس کا مقصد آزاد کشمیر کے ایک سیکٹر (حصہ محاذ) میں ہندو افواج کی پیش قدمی کو روکنا تھا۔ اس فورس کی عددی قوت ایک بٹالین کی نفری کے برابر تھی۔

"فرقان فورس" کی کمانڈ میرے سپرد تھی مجھے فرقان فورس کے نوجوان مجاہدین کو دفاعی علم و فن کی تربیت دینا تھی۔ انہیں دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار کرنا تھا میرے ذرائع محدود تھے ہتھیار کم اور نوجوان فوجی تربیت سے نابلد تھے حضرت امام جماعت احمدیہ نے وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے ایک حصۂ محاذ کی دفاعی ذمہ داری قبول کر لی تھی۔ حالات بہت ہی پیچیدہ تھے ہندو افواج یلغار پہ یلغار کر رہی تھیں انہیں اپنے ہتھیاروں کی بہتات اور فوجوں کی زیادتی پہ ناز تھا انہیں پیچیدہ و مخدوش حالات میں ہم نو کے والنٹیرز مختلف اطراف کی جماعتوں کے رضا کار اپنے امام کی طرف سے عائد کردہ دفاعی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے جوق در جوق آ رہے تھے۔ یہ نہتے اور بے تیغ سپاہی اپنے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خطرات سے بے خبر کشاں کشاں محاذ جنگ تک پہنچ رہے تھے۔

ادھر میں اپنی ذمہ داریوں کے بوجھ تلے دبا جا رہا تھا۔ مجھے اپنی کمزوریوں کا احساس تھا اندیشہ ہائے دور دراز سے میری روح کانپ رہی تھی۔ بایں ہمہ مجھے آنے والے رضا کاروں کا گرم جوشی سے استقبال کرنا تھا۔ کیونکہ انہیں سے میری تقویت تھی۔ وہی میرے ہتھیار اور طاقت کا باعث تھے۔

جماعت احمدیہ کے ان نوجوانوں کو ابتدائی فوجی تربیت کے بعد میں نے مختلف ذمہ داریاں سونپ دیں۔ ان کی استعدادوں کے مطابق ان سے کام لئے۔ یوں تو ہر ایک نے میرا کہا مانا اور ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ لیکن مجھے اس وقت محترم سید داؤد احمد صاحب کے حسین بے لوث کردار کا ذکر چھیڑنا مقصود ہے۔

محاذ جنگ میں فرقان فورس کی بکھری ہوئی کمپنیوں اور پلاٹونوں میں متعدد بار جانا میرا معمول رہا۔ ایک بار میں محترم سید داؤد احمد صاحب کی کمپنی اور پلاٹون کی طرف گیا۔ جوانوں عہدہ داروں اور افسروں کو بعض ہدایات دیں۔ باتوں باتوں میں میں نے ان کی توجہ قرآنی آیت فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر (الاحزاب) کی طرف مبذول کرائی اور انہیں اس موت کے فلسفہ سے روشناس کرایا جو میدان جنگ میں ہر جلیل کا طرۂ حیات ہے۔ مقصد صرف اتنا تھا کہ احمدی نوجوانوں کو ان کی دفاعی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں اور انہیں مزید قربانیوں کے لئے آمادہ کروں محترم سید داؤد احمد صاحب میری باتوں کو پورے انہماک سے سنتے رہے۔ بعد میں انہوں نے پانچ عزیزوں اور رشتہ دار رضا کاروں سے عہد و پیمان لئے کہ وہ میرے احکامات کی کما حقہٗ پیروی کریں گے

ذوقِ جہاد

اسی اثناء میں مجھے دشمنوں کے علاقہ میں گشتی دستے بھجوانے پڑے تا میں دشمن کی نقل و حرکت اور دیگر جارحانہ ارادوں سے باخبر رہوں۔ چنانچہ میں نے محترم سید داؤد احمد صاحب کو ایک گشتی دستے کا کمانڈر مقرر کیا اور ان کے دستے کے ہمراہ دشمن کے علاقہ میں جانے کا حکم دیا۔ محترم سید داؤد احمد صاحب نے میری ہدایات کو سنا اور تعمیل و عمل کی طرف متوجہ ہو گئے وہ وقت مقررہ پر اپنا دستہ لے کر رات کی تاریکی میں دشمن کے علاقہ میں گھس گئے۔ رات بھر دشمن کے مورچوں میں ہلچل مچی رہی۔ محاذ جنگ ساری رات جاگتا رہا۔ مشین گنیں چلتی رہیں۔ چھوٹی توپوں کے گولے چھٹتے رہے اور میں بے قرار و بے چین مگر بے بس تھا مجھے احساس ہوا کہ محترم سید داؤد احمد صاحب کا دستہ یا تو ضرورت سے زیادہ دشمن کی صفوں میں گھس گیا ہے یا پھر کسی نرغہ میں پھنس گیا ہے۔

کئی بار مجھے خیال آیا کہ کمک دستہ کی امداد کے لئے اور دشمن کا منہ پھیرنے یا اسے نیچا دکھانے کے لئے اپنی توپوں کے دہانے کھلوا دوں۔ لیکن مجھے دستہ کے جائے وقوع کا علم نہیں تھا ذرائع رسل و رسائل بھی منقطع ہو چکے تھے۔ میں بے بس تھا۔ میرے لئے سب راہیں بند تھیں ان آستانہ الوہیت کی ایک راہ کھلی تھی۔ جس کی طرف میں لپکا اور سر بسجود ہو گیا ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ دعائیں کیں۔ مناجاتیں کیں۔ خدا خدا کر کے بے قراری والی رات ختم ہوئی اور علی الصبح دستہ واپس لوٹ آیا۔

میں نے محترم سید داؤد احمد صاحب سے مفصل رپورٹ طلب کی اور دستہ کا معائنہ کیا دستہ اپنے مقصد میں کامیاب و کامران رہا اور مظفر و منصور واپس آیا۔ تفصیلی معائنہ کرتے ہوئے مجھے احساس ہوا کہ محترم سید داؤد احمد صاحب نے دستہ میں زیادہ تر اپنے ہی خاندان کے نوجوانوں کو شامل کر رکھا تھا۔ ایسا کرنا میرے منشاء کے خلاف تھا۔ میں نے غصہ کا اظہار کیا اور جواب طلبی چاہی۔ جواباً مجھے بتایا گیا کہ چونکہ گشتی کا کام دلیروں اور مہمات کے لئے انہیں ایسے جوانوں کی ضرورت تھی جو اپنی خوشی رضا اور جوش کے ساتھ دشمن کے علاقہ میں گھس جانے کے لئے مستعد ہوں اور اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر دشمن کی صفوں میں ہلچل مچا دیں اسلئے وہ اپنے ہی خاندان کے متعدد نوجوان رضا کار اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ ان میں ایک لڑکا ایسا بھی تھا جو بہت ہی کمسن تھا اور جسے دیکھکر میں حیران و ششدر رہ گیا۔ لیکن شوق جہاد ہی اس دستہ کا دشمن کے لئے خوف و ہراس کا باعث رہا اور واپسی پر دشمن کے متعلق نہایت اہم اطلاعات لایا۔ میرا دل ان معصوم کمسن رضا کاروں کی خوش کار کردگی پر عش عش کر اٹھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اگر محترم سید داؤد احمد صاحب جیسے دستہ کمانڈر میرے حصہ میں آئے اور رہے تو دشمن آزاد کشمیر کی حسین وادیوں میں اپنا قدم نہیں رکھ سکے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

شوقِ شہادت

اسی طرح ایک بار اور جبکہ حالات سنگین تھے میں نے محترم سید داؤد احمد صاحب کو حکم دیا کہ وہ ایک دستہ دشمن کے علاقے میں لے جائیں اور دشمن کے متعلق بعض اطلاعات جبراً اور اگر ضرورت پڑے تو لڑ کر بھی لے آئیں مجھ سے ہدایات لے کر محترم سید داؤد احمد اپنی کمپنی اور پلاٹون میں چلے گئے اور تیاری میں مشغول ہو گئے وقت مقررہ پر گشتی دستہ کو معائنہ کے لئے میرے پیش ہونا تھا چنانچہ وہ دستہ سید داؤد احمد کی سرکردگی میں ہتھیاروں سے لیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو کر میرے پاس آیا۔ اس دستہ کی وردیاں غیر معمولی طور پر صاف اور نکھری ہوئی تھیں جوانوں کے چہرے شگفتہ اور بال سنورے ہوئے تھے۔ دستہ کے یہ جواں سال بچے عطر سے معطر، خوشبو میں لپٹے ہوئے آئے اور یہی کیفیت محترم سید داؤد احمد صاحب کی تھی۔ یوں تو میں اس دستہ کی … خوش تھا لیکن مجھے ان کا خوشبو لگانا فوجی وجوہ سے بہت برا لگا کیونکہ یہ چلتی پھیلتی خوشبو دشمن کو گشتی دستہ کی آمد اور اس کی نقل و حرکت کا پتہ دے دیتی۔ چنانچہ میں دستہ اور دستہ کمانڈر پر ناراض ہوا۔ محترم سید داؤد احمد صاحب خاموش کھڑے میرے غصے کے اظہار کو سنتے اور سہتے رہے۔ میں نے گشتی دستہ کو واپس بھیج دیا۔ ساتھ ہی حکم دیا کہ دستہ کے تمام افراد دوبارہ نہائیں، وردیاں تبدیل کریں اور کوئی خوشبودار چیز اپنے پاس نہ رکھیں نہ ہی اپنے ساتھ لے جائیں۔ گشتی دستہ اپنی کمپنی کی طرف واپس لوٹا اور آدھ گھنٹہ کے بعد دوبارہ تیار ہو کر آیا۔ اس دفعہ دستہ کے افراد کی ہیئت و حالت پہلے سے بہتر تھی۔ چنانچہ میں نے خوشنودی کا اظہار کیا اور محترم سید داؤد احمد صاحب سے ان کی اس سابقہ کوتاہی اور غلطی کی وجہ دریافت کی کہنے لگے کہ عطر وغیرہ لگانے کی غلطی کی تمام تر ذمہ داری ان کی اپنی تھی۔ انہوں نے سمجھ رکھا تھا کہ حالات کی سنگینی کے پیش نظر شاید دستہ کو دشمن کا مقابلہ کرنا پڑے اور شاید رضاکاروں کو شہادت کی سعادت نصیب ہو۔ اس لئے وہ نہا کے خوشبو لگائے اور عطر میں بسے گشت پر چل نکلے تھے وہ اپنی زندگیوں کے معطر تحفے ہتھیلیوں پر رکھے جام شہادت کے عوض پیش کرنے چلے تھے۔ میں منجھا ہوا فوجی جو موت و حیات کو صرف ٹھوس حقائق کے ترازو میں ناپنے کا قائل تھا محترم سید داؤد احمد صاحب کے لطیف جواب پر حیران رہ گیا۔ چنانچہ میں نے مخصوص فوجی ادب … لہجہ میں دستہ کو رخصت کیا لیکن الوداعی دعا کرتے ہوئے اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلے ہوئے آنسوؤں کو نہ چھپا سکا۔ بہرحال یہ دستہ دشمن کے علاقہ کی طرف رات کے تاریک گھپ اندھیرے سائے میں روانہ ہوا گشت کی یہ رات بھی ہیجان و اضطراب کی رات ثابت ہوئی۔ دشمن کے مورچوں میں تہلکہ مچ گیا۔ احمدی مجاہدین ذوق جہاد و شوق شہادت لئے دشمن کے مورچوں میں گھس گئے۔ یہ ساری رات … پر بسر کی۔ جاگتا رہا اور دعائیں کرتا رہا کہ رب العزت ان جواں سال مجاہدوں کو ہمیشہ اپنی امان میں رکھے وہ اپنی جانوں کے تحفے لئے آگے جا رہے تھے تا مسلمانوں اور مسلمانوں کے خطہ ارضی کی آبرو رہ جائے۔ تا ان کے کشمیری مسلمان بھائی ڈوگرہ افواج کے ظلم و ستم سے نجات پائیں، اور وادی کشمیر میں بھی آزادی کی سحر نو کا آغاز ہو۔

آخر انتظار کی رات کی سحر ہوئی گشتی دستہ کامیاب و کامران صحیح و سلامت اور خوش و خرم واپس لوٹا۔ میں نے فرط شوق میں گشت کے ہر فرد کے ماتھے کو چوما اور انہیں کچھ وقت کیلئے رخصت دی کہ وہ آرام کرلیں۔ … کو کچھ دیر تک کے لئے التوا میں ڈال دیا

حرفِ آخر

فرقان فورس بظاہر ختم ہو چکی ہے فرقان کے شہداء کی قبریں آج بھی آزاد کشمیر کی وادیوں کی زینت ہیں۔ بچے ہوئے مجاہد ایک ایک کر کے راہی ملک عدم ہوتے جا رہے ہیں محترم سید داؤد احمد صاحب انہیں مجاہدین فرقان میں سے تھے جن کو بوقت وفات میں نے اسی خوشبو میں لپٹا ہوا پایا جس کی مہک نے ۲۵ سال قبل آزاد کشمیر کے محاذ جنگ کو معطر کیا ہوا تھا۔

اب سنا ہے کہ آزاد کشمیر کی گورنمنٹ نے احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے آج ۲۵ سال کے بعد آزاد کشمیر کی … احمدیوں کی بے لوث خدمات، ان کے جذبہ جہاد و شوق شہادت اور خون شہداء کا صلہ یہ چکایا ہے۔ آج احمدیوں کی بے لوث وفاؤں کا دل کھول کر بدلہ دیا ہے۔ وفا … کوئی نئی نہیں اور وفا شعاروں کے لئے "کافر" کہلانا بھی کوئی نئی بات نہیں "کافر" کہلا کر خدمت کرنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور احمدیوں کا ہمیشہ سے ہی شیوہ رہا ہے فرقان فورس کی مختلف اوقات کی مجموعی "پانچ ہزاری" فوج کے ہزاروں مجاہدین نے حق وفا ادا کر دیا اور حق خدمت ادا کیا اور فمنھم من قضی نحبہ میں شمار ہوئے۔

اگر آئندہ بھی کبھی وادی کشمیر میں ہندوؤں کی طرف سے ظلم کے بادل چھائے تو امام جماعت احمدیہ کی ایک ہی آواز پر بے لوث وفا شعار پکار احمدیوں کو پھر پائے گی اور آج کے "کافر" کہلانے والے احمدی اپنے امام کے حکم پر پھر جذبہ جہاد و شوق شہادت لئے۔ اپنی وفاؤں سے مجبور خدمت و وفا کی سابقہ راہوں پر جوق در جوق چلے آئیں گے۔ وہ کشمیری مسلمانوں کی امداد کے لئے اپنی جانوں کے تحفے پیش کریں گے ہو سکتا ہے فمنھم من ینتظر۔ کے خوش نصیب گروہ میں بھی یہی "کافر" کہلانے والے احمدی ہی پیش پیش ہوں۔ لیکن آج وفا شعاریوں اور جفاکاریوں کے باہم ملاپ کا ایک طرفہ تماشہ دیکھا ہے اور

ہم کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

میری زندگی پر مطالبات تحریک جدید کا اثر

انعامی مقابلہ میں شریک ہونے کی آخری تاریخ ۳۱-۵-۷۲

الفضل مورخہ ۱۱ اپریل ۷۲ء کے صفحہ ۶ پر مذکورہ بالا عنوان کے تحت دفتر حصہ کی طرف سے ایک نوٹ شائع ہوا تھا۔ جس میں ہر فرد جماعت کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ وہ تحریک جدید کے مطالبات پر ذاتی تجربات پر مشتمل مضامین بھجوائیں۔ اچھے مضمون نگار حضرات کو انعام اور سند خوشنودی بھی انشاء اللہ دی جائے گی۔ اس انعامی مقابلہ کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء مقرر کی جاتی ہے۔

ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس کی پُرزور تحریک کریں۔ مثال کے طور پر ایک مختصر سا نوٹ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

سینما کی لعنت سے نجات

سال ۱۹۳۷ء کے آخری ایام تھے جبکہ بندہ ایف اے کا طالب علم تھا۔ اخبار الفضل سے معلوم ہوا کہ ہمارے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سینما بینی کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ طالب علمی کے زمانہ میں سینما بینی کے کئی مواقع میسر آیا کرتے تھے۔ اس شغل میں قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا تھا اور مال بھی مگر جس طرح ایک چیتا لوہے کی ریتی کو چاٹ کر اپنے ہی خون سے محظوظ ہوتا رہا اور بالآخر زبان سے ہاتھ دھو بیٹھا اسی طرح سینما بینی کی لعنت غیر شعوری طور پر ہمارے اوقات اور اموال پر کاربند تھی مگر وقت اور پیسے کے ضیاع کا احساس نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ہمارے محبوب امام حضرت المصلح الموعود پر کہ الحمد للہ انہوں نے ہمیں بروقت اس لعنت سے بچا لیا۔ حضور رضی اللہ عنہ کا ارشاد سنتے ہی اس قبیح عادت کو ترک کر دیا گیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور ہے کہ اس لعنت سے نجات ملی۔ وہی وقت پڑھائی میں صرف ہوتا اور وہی مالی صحت برقرار رکھنے میں کام آتا۔ میں نے اپنے غیر مسلم دوستوں کو بھی اس لعنت سے بچانے کی کوشش کی اور بعض سعید طبع نوجوان میرا کہا مان لیتے تھے۔ اور بعض اس بات پر حیران ہوتے تھے کہ اتنے دور بیٹھے ہوئے انسان کے کہنے پر اتنی دلچسپ اور پرکشش چیز کو کس طرح ترک کیا جا سکتا ہے۔ جب جماعتی طور پر احمدیوں نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہا تو جہاں ان کی روح کو مزید پاکیزگی بخشی گئی وہاں غیروں پر اس کا بے حد اثر ہوا۔ اور جماعت کی ایک ساکھ قائم ہو گئی یہی وجہ ہے کہ ایک اخبار کے ایڈیٹر سردار ارجن سنگھ صاحب عاجز "مسیر قادیان" میں لکھتے ہیں "پس احمدی اس بارہ میں بھی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں اور ترک عادات کی سپرٹ ان کے خلیفہ نے جس تدبر اور دانائی سے ان کے اندر پھونک دی ہے وہ قابل صد ہزار تحسین و آفرین ہے۔"

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعتی روایات کو قائم رکھے اور ہر قسم کی دنیوی لعنتوں سے نہ صرف خود بچے بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کا خیال رکھے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین مجالس ماہوار رپورٹ کارگزاری ماہانہ باقاعدہ اور بروقت بھجواتے رہیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرت ربوہ

(۵)

چوہدری محمد علی صاحب ملہی چک ۵۶/۴-آر- ضلع بہاولنگر		۱۰/۰۰	روپے
مشتاق احمد صاحب باجوہ	"	۱۰/۰۰	"
محمد رفیق صاحب	چک ۹۳/۶-آر	۴۵/۰۰	"
چوہدری عبدالواسع صاحب فتح پور	"	۲۰/۰۰	"
منیر احمد صاحب شرقپور خورد (المعروف ظاہر مرحوم)	"	۱۰/۰۰	"
فضل الرحمن صاحب	سرائے نورنگ	۲۵/۰۰	"
افتخار احمد صاحب	ہری پور ہزارہ	۹/۰۰	"
عبدالقدیر صاحب	عمر کوٹ سندھ	۱۵/۰۰	"
محمد ادریس علی صاحب	کوئٹہ	۵/۰۰	"
نصیر بشیر محمد صاحب	"	۱۰/۰۰	"
محمد اکرم خان صاحب	حیدرآباد سندھ	۱۰۰/۰۰	"
بیگم صاحبہ بریگیڈیر نصیر شاہ صاحب	"	۲۵/۰۰	"
بیگم صاحبہ قاضی اکبر محمود صاحب	"	۵۰/۰۰	"
محمد آصف رضوان صاحب	"	۵/۰۰	"
شیخ بشیر احمد صاحب	"	۵/۰۰	"
سعید احمد صاحب نول	"	۵۱/۱۰	"
بریگیڈیر محمد اقبال صاحب	"	۲۵/۰۰	"
قریشی محمد ارشد صاحب	"	۵/۰۰	"
مظفر حسین صاحب	"	۳/۰۰	"
چوہدری مبارک احمد خان صاحب	"	۱۰۰/۰۰	"
چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	"	۱۳۵۰/۰۰	"
مسعودہ بیگم صاحبہ	لندن	۵۰/۰۰	"
ناصرہ جبین صاحبہ	"	۵/۰۰	"
رضیہ درد صاحبہ	"	۵۰/۰۰	"
جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ		۴۰/۰۰	"
جماعت احمدیہ	حیدرآباد سندھ	۱۷/۰۰	"
" "	سرگودھا	۲۸/۰۰	"
" "	دارالرحمت شرقی ربوہ	۲/۰۰	"
" "	دارالصدر شرقی ربوہ	۱/۰۰	"
" "	دارالعلوم غربی ربوہ	۵/۰۰	"
" "	شیخوپورہ	۱۷/۰۰	"
" "	قاضی احمد ضلع نواب شاہ (سندھ)	۱۰/۰۰	"
" "	ملتان	۴۵/۰۰	"
" "	چونیاں	۱۱/۰۰	"
" "	اوکاڑہ	۴۴/۰۰	"
" "	لائل پور	۱۷۱/۷۵	"
" "	اسلام آباد	۴/۰۰	"
" "	سیالکوٹ	۱۵/۰۰	"
" "	رحمان پورہ لاہور	۳۱/۲۵	"
" "	پشاور	۲۱/۰۰	"
" "	مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ	۱۱/۰۰	"
	گوجرانوالہ	۶/۰۰	"
لجنہ اماء اللہ راولپنڈی		۸/۰۰	"
" "	لاہور	۷/۰۰	"

(نگران دار الاقامۃ النصرت)

اعلان نکاح

۱۰ ماہ شہادت/اپریل کو قبل نماز جمعہ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی میں مکرم مولوی عبدالمجید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے میرے بیٹے عزیز میاں مطیع الرحمن سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ شاہدہ ناہید بی اے بنت حکیم محمد علی خان صاحب حشمت ناظم آباد کراچی سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(عبدالرحمن دہلوی کارکن نظارت امور عامہ ربوہ)

ضروری اطلاع

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ مئی ۱۹۷۳ء پوسٹ کر دیئے گئے ہیں۔ جن دوستوں کو یہ پرچے ۱۵ مئی تک نہ ملیں وہ خط لکھ کر دفتر سے منگوالیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے لڑکے سلیم احمد ایم اے کو سکوٹر کا ایک حادثہ پیش آیا ہے ایک ہاتھ زخمی اور ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (چوہدری خورشید احمد چک ۱۶۷/این-پی- ضلع رحیم یار خاں)

۲۔ پسرم عزیزم زاہد احمد کو لکڑی کی سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے سر میں سخت چوٹ آئی ہے۔ بچہ کی عمر صرف پانچ سال ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(منظور احمد کوٹلی ہرناراین ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

والد محترم میاں غلام محمد صاحب آف کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ حال جماعت احمدیہ باغبانپورہ مورخہ ۸ ۔ ۳ ۔ ۷۳ کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالم جوانی میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور تقویٰ خصوصی شعار رہا۔ نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مورخہ ۹ ۔ ۳ ۔ ۷۳ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم حاجی حسن صاحب نے دعا کرائی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں انتہائی پیار سے نوازے۔ اور ان کی نسل کو ان کی آخری نصیحت کے مطابق خلافت احمدیہ کا محب رکھے۔ آمین۔

(شریف احمد سیکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ باغبانپورہ۔ لاہور)

خواجہ محمد عثمان صاحب آف لاہور

آپ کا خط مل گیا ہے مگر خط پر آپ کا پورا پتہ درج نہیں ہے

براہ کرم مکمل پتہ تحریر فرمائیں تاکہ خط کا جواب بھجوایا جاسکے۔

حکیم عبدالحمید۔ دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ۔

اکسیر معدہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

کی تیار کردہ

ہاضمہ کی بہترین پھکی

پیٹ درد نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے

مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے

خورشید یونانی مطب احمدیہ چوک ربوہ

پی-آئی-اے

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے ربوہ میں بھی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت سے ویزا اندرون بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کر لیا کریں اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جاسکتی ہیں پاسپورٹ ویزا کا معقول انتظام ہے

ملک عبداللطیف منیجر احمدیہ ایجنسی پی آئی اے ایجنٹ ربوہ فون ۵۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح وارشاد کی ماہوار رپورٹیں

ماہ اپریل گزر چکا ہے ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے اصلاح وارشاد کی ماہوار رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اس طرف توجہ فرمائیں کہ ان کی جماعت کی اصلاح وارشاد کی رپورٹ مرکز میں ہر ماہ کی دس تاریخ تک پہنچ جانی ضروری ہے۔ اور وہ جلد رپورٹیں بھجوائیں۔ نیز مربی صاحبان اپنے دورہ کے موقع پر اس بات کا جائزہ لیا کریں کہ جس جماعت میں وہ گئے ہیں اس کی رپورٹ مرکز کو ارسال ہو چکی ہے اگر نہ بھجوائی گئی ہو تو وہ اپنی موجودگی میں رپورٹ بھجوانے کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

جن جماعتوں کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں وہ اپنی مساعی کی رپورٹ سادہ کاغذ پر بھجوا دیں۔ نظارت انہی جماعتوں کو رپورٹ فارم خود ہی بھجوا دے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

امراء جماعت کی فوری توجہ کیلئے

اشاعت قرآن عظیم کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہر تحصیل کے احمدی دو ہزار روپیہ اکٹھا کریں بعض تحصیلوں کے عہدیداروں نے روپیہ ادارہ طباعت واشاعت میں بھجوا دیا ہے لیکن ابھی تک قرآن مجید حاصل نہیں کئے۔ ان احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کا نمائندہ بھجوا کر قرآن مجید حاصل کر لیں۔ نیز جن تحصیلوں کی طرف سے ابھی تک رقم نہیں بھجوائی گئی وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل کے لئے فوری توجہ فرما دیں! اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔

(ادارہ طباعت واشاعت قرآن عظیم۔ ربوہ)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ امتحان

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان ۲۶ مئی کو ہوگا۔ بغرض یاد دہانی نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ قرآن کریم : سورۃ یوسف
۲۔ علم کلام : نزول المسیح
۳۔ انٹرویو : ۲۰ نمبر

کارکنان مطلع رہیں اور امتحان کے لئے تیاری کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

قابل فروخت بھوسہ (توڑی)

چار ہزار من مشین کی توڑی (بھوسہ) ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے قریب ہی تین روپے من قابل فروخت ہے۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں

فرینڈز شوز سٹور گول بازار۔ ربوہ

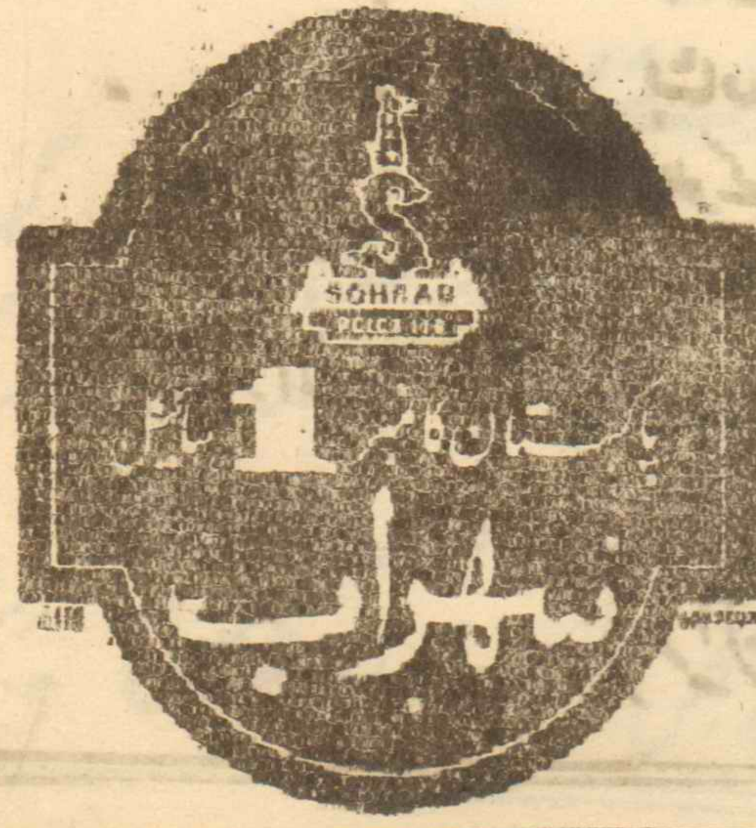

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالمنان صاحب لاہور میں سخت بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ (ملک محمد احمد امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

داخلہ ایم ایس سی طبیعات

ایم ایس سی طبیعات (سال اول) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مقررہ فارموں پر جو کہ کالج دفتر سے مل سکتے ہیں، وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۳ مئی ۱۹۷۳ء ہے
انٹرویو اور طبعی رجحان کا تحریری امتحان (APTITUDE TEST) ۲۴ مئی ۱۹۷۳ء کو صبح نو بجے نیو کیمپس میں ہوگا۔

ایم ایس سی طبیعات کی کلاسیں نئے بلاک میں ہوتی ہیں لیبارٹری اور لائبریری جدید ترین آلات اور قیمتی کتب سے مزین ہیں مستحق اور ہونہار طلبا کے لئے فیس میں رعایت اور وظائف کی سہولتیں بھی موجود ہیں۔

مندرجہ ذیل مضامین کی تدریس کا خاص انتظام ہے:-

۱۔ ایڈوانس الیکٹرونکس — ADVANCE ELECTRONICS
۲۔ سالڈ سٹیٹ فزکس — SOLID STATE PHYSICS
۳۔ نظریاتی طبیعات — THEORETICAL PHYSICS
۴۔ مرکزائی طبیعات — NUCLEAR PHYSICS
۵۔ تحقیقی مقالہ جات — THESES
i۔ الیکٹرونکس
ii۔ مرکزائی طبیعات

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ربوہ میں ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام چوتھا آل ربوہ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ مئی کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ٹورنامنٹ سات سیکشنوں میں کھیلا جائے گا۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سنگل سینئر ۲۔ سنگل جونیئر (۱۶ سال کی عمر تک) ۳۔ سنگل جونیئر ۱۴ سال کی عمر تک ۴۔ سنگل نیو کمر ۵۔ ڈبل سینئر ۶۔ ڈبل جونیئر ۷۔ مکسڈ ڈبل۔

داخلہ فیس ۱۲ مئی کو صبح ۱۱ بجے تک وصول کی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے سیکرٹری ٹورنامنٹ سے رجوع فرمائیں۔

(مرزا مظفر احمد۔ پریذیڈنٹ ٹورنامنٹ کمیٹی)

محترمہ اہلیہ صاحبہ پیر مظہر الحق صاحب کی وفات

میری والدہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ جو کہ حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو اور محترم پیر مظہر الحق صاحب کی اہلیہ تھیں اور صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ میں سے تھیں۔ مورخہ ۴-۵-۷۳ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۴ بجے بعد دوپہر بعمر ۸۷ سال وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اگلے روز [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود ناسازی طبع کے ازراہ شفقت نماز جنازہ مسجد مبارک میں خود تشریف لا کر پڑھائی جس میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ربوہ کے کثیر احباب شامل ہوئے۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔

قبر تیار ہونے پر مکرم سید میر مسعود احمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور بالخصوص حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت اور اخلاص رکھنے والی تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

(پیر مبارک احمد [illegible] جنرل سٹور
گول بازار۔ ربوہ)